# 91370-آنکھ یا کندھے کی شکل، یا آیۃ الکرسی کندہ سونا پہننے کا حکم

## سوال

بہت سے لوگ سونے کا ٹکڑا ایک دوسرے کو بطور ہدیہ دیتے ہیں، اس پر آیۃ الکرسی، یا لفظ جلالہ (اللہ)، یا پھر اللہ جل جلالہ کے الفاظ کندہ ہوتے ہیں، اور ایک اور قسم بھی ہے جو کندھے یا آنکھ یا دل کی شکل میں ہوتا ہے، یا پھر زرد موتی کی شکل میں.

سوال یہ ہے کہ: ان میں سے حرام کونسا ہے، اور کیوں حرام ہے، اور اگر اس طرح کا سونا کسی مسلمان کو ہدیہ ملے تو اسے کیا کرنا چاہیے ؟

## پسندیدہ جواب

اول :

پہنے جانے والے سونے پر آیۃ الکرسی یا لفظ جلالہ لکھنا مشروع نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں اس کی توہین ہے، اور ایسا کرنے میں یہود و نصاری کی مشابہت بھی ہو سکتی ہے، کیونکہ وہ صلیب کو لٹکا کر اس کی تعظیم کرتے ہیں.

لیکن انگوٹھی میں نام لکھنے کی رخصت آئی ہے، چاہے نام لفظ جلالہ پر مشتمل ہو، مثلا عبد اللہ، اور عبد الرحمن، اور اسی طرح انگوٹھی پر کوئی جملہ مفیدہ لکھنے میں بھی کوئی حرج نہیں، چاہے اس میں اللہ کے نام میں سے کوئی نام بھی آتا ہو مثلا: الحمد للہ، اور توکلت علی اللہ..... اس کے متعلق صحابہ کرام سے بہت کچھ وارد ہے، اس کی تفصیل اور کچھ مثالیں سوال نمبر (68805) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اسکا مطالعہ کر لیں.

اور مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

ہمارے پاس دل کی اشکال ہیں جن پر لفظ جلالہ کندہ ہے، جسے عرب اور غیر عرب ہر جنس کے لوگ لیتے ہیں، اور ہم عرب کو یہ بات کہہ دیتے ہیں کہ اسے بیت الخلاء میں لے جانا حرام ہے، آپ برائے مہربانی اس کی فروخت کے متعلق معلومات فراہم کریں.

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"جس زیور پر لفظ جلالہ کندہ ہو اس کی فروخت جائز نہیں، لیکن اگر لفظ جلالہ اس سے مٹا دیا جائے تو پھر جائز ہے، پہلے بھی کمیٹی کو اس طرح کا سوال ہو چکا ہے، جس کا جواب فتوی نمبر (2077) میں دیا گیا ہے سوال درج ذیل ہے:

ہم جناب والا کو اپنی اس درخواست کے ساتھ سونے کا زیور بھی بھیج رہے ہیں جس پر لفظ جلالہ (اللہ) لکھا ہوا ہے، اور یہ زیور ہم مسلمانوں کی عورتیں بطور زیور زینت کے لیے استعمال کرتی ہیں، کچھ ایام قبل امر بالمعروف والنھی عن المنکر کمیٹی کے بھائیوں نے ہمیں بتایا کہ یہ زیور استعمال کرنا حرام ہے، کیونکہ اس پر لفظ جلالہ لکھا ہوا ہے.

ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ یہ زیور مسلمان عورتوں کے علاوہ کوئی اور استعمال نہیں کرتا، اور وہ بھی زینت کے لیے استعمال کرتی ہیں، بر خلاف یہودی اور عیسائی عورتوں کے، عیسائی عورتیں صلیب کندہ زیور پہنتی ہیں، یا پھر بت والا زیور، اور یہودی عورتیں ڈیوڈ سٹار والا زیور پہنتی ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع کے متعلق اپنی رائے بیان کریں.

کمیٹی نے درج ذیل جواب دیا :

" یہ دیکھتے ہوئے کہ اس زیور پر لفظ جلالہ کندہ ہے، اور مسلمان عورتیں اسے سینوں پر اس طرح لٹکاتی ہیں جس طرح عیسائی صلیب والا اور یہودی عورتیں ڈیوڈ سٹار والا زیور لٹکاتی ہیں.

اور یہ دیکھتے ہوئے کہ جس میں اللہ کا نام ہے اسے بعض اوقات تو تکلیف دور کرنے یا نفع کے حصول کے لیے لٹکایا جائیگا، اور بعض اوقات کسی اور مقصد کے لیے، اور اسے لٹکانا توہین کا باعث بن سکتا ہے، مثلا یہ کہ سوتے وقت اس کے اوپر آ جائے، یا پھر وہ اسے لے کر کسی ایسی جگہ جائے جہاں کلام اللہ یا اللہ کے نام پر مشتمل چیز کو لے جانا مکروہ ہو؛ کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ لفظ جلالہ والا زیور استعمال کرنا جائز نہیں، تا کہ بطور سد ذریعہ یہود و نصاری سے مشابہت نہ ہو، کیونکہ مسلمانوں کو یہود و نصاری کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے، اور اللہ تعالی کے نام کی توہین نہ ہو، اور اس لیے بھی کہ عمومی طور پر تعویذ لٹکانے کی ممانعت بھی آئی ہے " انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (473/13).

دوم :

دل کی شکل والا سونا پہننے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر کندھے یا آنکھ کی شکل یا پھر نیلے منکے کی شکل میں ہو تو اسے نہیں پہننا چاہیے، کیونکہ یہ اشیاء اس اعتقاد کے ساتھ لوگ پہنتے ہیں کہ یہ نظر بد سے بچاتے ہیں، یا نصیب بر لاتے ہیں، حتی کہ اگر مسلمان شخص کا اس کے پہننے میں یہ غلط اعتقاد نہ بھی ہو تو اسے پھر بھی نہیں پہننا چاہئے کیونکہ اس سے اس شخص کے ساتھ مشابہت ہوتی ہے جس نے غلط اعتقاد سے پہنا ہو.

اور پھر لوگوں کے لیے اس کے بارہ میں سوء ظن کا بھی باعث بن سکتا ہے کہ وہ یہ گمان کرینگے کہ اس نے نظر بد سے بچنے کے لیے پہن رکھا ہے، اس لیے یہ پہننا جائز نہیں، اور یہ تعویذ پہننے کی ممانعت میں شامل ہو گا.

امام احمد نے عقبہ بن عامر جھنی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے تمیمہ (تعویذ) لٹکایا اس نے شرک کیا"

مسند احمد حدیث نمبر (17458) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام احمد نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہی بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں : وہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

"جس نے تمیمہ (تعویذ) لٹکایا تو اللہ اسکا کام پورا نہ کرے، اور جس نے کوڑی لٹکائی اللہ اس کی بیماری دور نہ کرے"

مسند احمد حدیث نمبر (17440) شعیب ارناؤط نے مسند احمد کی تحقیق میں اسے حسن قرار دیا ہے.

تمیمہ اسے کہتے ہیں جو نظر بد اور آفات سے بچنے کے لیے لٹکایا جائے.

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

التمیمۃ : کہا جاتا ہے کہ منکے تھے جو آفات کو دور کرنے کے لیے لٹکاتے تھے "

اور بغوی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

التمائم : تمیمۃ کی جمع ہے، اور یہ منکے دانے ہیں جو عرب اپنی اولاد کے گلے میں اپنے گمان کے مطابق نظر بد سے بچنے کے لیے لٹکاتے تھے، تو شریعت نے اسے باطل قرار دیا"

دیکھیں : التعریفات الاعتقادیۃ صفحہ (121).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور (الودعۃ) الودع کی واحد ہے، اور یہ سمند سے نکالے جانے والے پتھر (کوڑیاں) ہیں، جو نظر بد سے بچنے کے لیے لٹکاتے اور گمان کرتے تھے کہ انسان جب یہ کوڑی لٹکائے تو نظر بد نہیں لگتی، یا پھر جن نہیں چھوتا.

قولہ : "لا ودع اللہ لہ" یعنی اللہ تعالی اسے سکون و آرام نہ دے، اور الدعۃ کا ضد پریشانی اور تکلیف ہے.

اور کہا جاتا ہے : اللہ تعالی اس کے لیے خیر نہ چھوڑے؛ تو اس کے مقصد کے الٹ معاملہ کیا گیا ہے.

اور قولہ : (اس نے شرک کیا) اگر اسکا اعتقاد یہ ہو کہ وہ چیز فی نفسہ اللہ کے حکم کے بغیر تکلیف دور کرتی ہے تو یہ شرک اکبر ہوگا، وگرنہ شرک اصغر. " انتہی.

دیکھیں : القول المفید شرح کتاب التوحید (189/1).

جس شخص کو اس طرح کے سونے کا ٹکڑا ہدیہ میں ملے تو وہ اسے پہنے نہیں، بلکہ فروخت کردے، اور اسے چاہیے کہ وہ اسے فروخت کرنے سے قبل اس کے نشانات مٹا دے کہ اسکا پہننا ممکن نہ ہو، بلکہ وہ ڈھال کر نیا بنایا جائے.

واللہ اعلم.